چوالیسویں قسط

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

DAR-UL-RAZA

# فضائل رمضان


شیخ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی


زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرطریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ


باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: ..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (چوالیسویں قسط)

اسپیکر: ..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع: ..................فضائل رمضان

زیرِ سرپرستی: ..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ: ..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی: ..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

با اہتمام: ..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب: ..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دار الرضا انٹرنیشنل)

صفحات: ..................11

پبلشر: ..................مکتبہ دار الرضا جھنگ سٹی



مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم ο فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيمο بسم اللّٰه الرحمن الرحيم ο

یاایهاالذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الالذین من قبلكم لعلكم تتقون

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبيبه ο ان اللّٰه وملئكته يصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسليما ο

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

## فضائل رمضان

خالق و مالک کا شکر ہے، اُس کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ملتِ اسلامیہ کو رمضانِ مبارک جیسا مبارک مہینہ عطا فرمایا۔ خدا کی نعمت اور خدا کی یہ رحمت مسلمانوں کے لئے یہ عام ہے۔ اب یہ اپنا اپنا نصیبا ہے اور اپنا اپنا مقدر ہے کہ انسان خدا کی اِس رحمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ گیارہ مہینے کے مشاغل اور جدو جہد اور کام کاج کے بعد پھر ایک مرتبہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اور اُس کے رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے جو ہمیں روحانی ٹریننگ سنٹر عطا ہوا ہے اُس ٹریننگ سنٹر میں ہم داخل ہو گئے ہیں۔ اِس مہینے میں مسلمانوں کو ٹرینڈ کیا جاتا ہے اور ٹریننگ حاصل کرنے کا بہترین موقع دیا جاتا ہے۔

یہ ایک نیچرل چیز ہے کہ آج کی دنیا میں جو بھی کام ہم کرتے ہیں اُس کا کوئی نہ کوئی ریزلٹ ہوتا ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ آدمی جس کام کا دعوی کرے کہ یہ کام ہمیں بھی آتا ہے اُس کا امتحان بھی لیا جاتا ہے تاکہ امتحان کے بعد اُس کا ریزلٹ ظاہر ہوجائے کہ یہ آدمی اپنے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا؟ رمضان کا مبارک مہینہ وہ لوگ جو اللہ عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اُن کے لئے امتحان کا ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ اُن کی ٹریننگ ہوجاتی ہے اِن گیارہ مہینوں کے لئے تاکہ وہ اِس مہینے میں اللہ کے فضل وکرم سے اپنے نفس پر کنٹرول حاصل کرنا سیکھیں، شیطان کا مقابلہ کرسکیں، نفس کا مقابلہ کرسکیں۔ اور وہ روحانی قوت جو اِس مہینے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بندوں کو دی جاتی ہے۔ اِس روحانی وقت سے اِن گیارہ مہینوں میں اِس سے ہم کام لے کر کے سچے دِل سے اللہ کی عبادت کرسکیں۔ قرآن کریم کی آیت چودہ سو برس سے پکار رہی ہے

**یاایھا الذین آمنواکتب علیکم الصیام**

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کئے گئے۔

ایمان والوں پر روزے فرض کئے گئے جو لوگ صاحبِ ایمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی الوہیت اور رسالت پر یقین رکھتے ہیں۔ پھر یہ روزے جو فرض کئے گئے یہ صرف مسلمانوں پر ہی نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ

**کما کتب علی الذین من قبلکم**

جیسا کہ فرض کئے گئے اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے۔

یعنی یہ روزہ ایسا کام ہے جو ہر زمانے میں جاری وساری رہا ہے۔اور ہر پیغمبر کی امت پر کسی نہ کسی شکل میں اسے فرض کیا گیا۔

آپ جانتے ہیں کہ روح اور جسم یہ دونوں الگ چیزیں ہیں۔روح الگ ہے اور جسم الگ ہے۔جب روح جسم سے آ کر ملتی ہے اور جسم میں ہر قسم کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔کھانے کی، پینے کی اور ہر قسم کی باتیں جسم میں پیدا ہوتی ہیں روح اور جسم کے ملنے کی وجہ سے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ جب تک روح جسم میں نہیں آئی تھی اُس وقت تک میرے دوستو اِس جسم کو نہ کھانے کی ضرورت تھی ، نہ کوئی خواہش تھی اُن تمام چیزوں سے روح بھی مبرا تھی اور جسم بھی مبرا تھا۔جسم کے جو اجزاء ہیں ان میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی تھی کہ اِن کو کھانے کی خواہش ہو یا کسی اور چیز کی خواہش ہو۔جب روح اور جسم دونوں مل گئے تو اب ان میں یہ تمام خواہشیں پیدا ہو گئیں ۔کھانے کی، پینے کی،سونے کی نفسانی خواہشات یہ تمام چیزیں پیدا ہو گئیں۔روزہ یہ اِس لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ یہ انسان کو اور انسان کی روح کو اُس وقت کی یاد دلاتا ہے کہ اے روح جب تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں تھی تو تیری فطری پوزیشن یہ تھی کہ وہاں نہ کھانا تھا اور نہ پینا تھا۔

رمضان المبارک کا یہ روزہ ہمیں اُس دور کو یاد دلاتا ہے کہ تم نہ کھا کر کے، نہ پی کر کے، اپنی خواہش کو ترک کر کے کچھ دیر اور کچھ گھنٹوں کے لئے اپنے اندر وہ روحانی وقت پیدا کر لو تا کہ تمہارے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ روحانی قوت ایسی پیدا کر دے تا کہ تم اِس سے کام لے کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی کی زندگی بسر کر

سکو۔اسی لئے یہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ یہ روزہ صرف تمہارے اوپر نہیں بلکہ اِس سے پہلے جو قومیں دنیا میں ہوئیں اُن پر بھی یہ روزہ فرض کیا گیا۔اور ہر زمانے میں روزے کو اِس بات کا معیار قرار دیا گیا کہ آدمی اِس سے متقی اور پرہیز گار ہو جاتا ہے۔گناہوں سے بچنے کا جذبہ اور گناہوں کی طاقت اسی روزے سے پیدا ہوتی ہے۔آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چاند کی تیرہ اور چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے فرض تھے۔اسی طرح سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم پر عاشورہ کا روزہ فرض کیا گیا اور حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔

روزہ نبوت کے پندرہویں سال ۱۰ شوال ۲ ہجری کو فرض ہوا۔اُس کے بعد الحمد للہ تمام مسلمانوں نے اِس روزے کو اپنایا کیونکہ روزے سے ہتھیار اور بہترین ذریعہ نفس کو مارنے کا نہیں ہے۔اور پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ روزہ صرف یہی نہیں کہ نفس کو مارا جائے بلکہ اُس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ جسمانی صحت کے لئے ،روح کی تقویت کے لئے بھی ضروری ہے اور جسم کی صحت اور قوت کے لئے بھی روزہ ضروری ہے ۔ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ اے مسلمانو! تم سے پہلے بھی روزے فرض کئے گئے اور اِس کا منشاء یہ ہے کہ تم پرہیز گار بن جاؤ ،متقی بن جاؤ۔تمہارے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ڈر پیدا ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ سرکارِ دو عالم حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے حدیثِ قدسی ہے کہ ''روزہ میرے لئے ہے اور میں اُس کی جزاء دوں گا۔''

دوسرے کاموں میں دوسری عبادتوں میں ریاکاری ہوسکتی ہے لیکن روزہ اِس

میں میرے دوستو نہ کھانے کا، نہ پینے کا اور نفسانی خواہشات سے کچھ وقت کے لئے بچنے کا نام ہے اِس لئے اِس میں ریا کاری نہیں ہوسکتی ۔اِس لئے رب فرماتا ہے کہ اے روزہ دار، اے روزہ رکھنے والے! تو روزہ رکھے گا تو میں اس کی جزاء دوں گا۔ اِس کا بدلہ کوئی نہیں دے سکتا، میں دوں گا اِس کا بدلہ۔کتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو یہ دی جارہی ہے۔خوب یاد رکھئے کہ روزے کی بھی کئی اسٹیج اور کئی پوزیشنیں ہیں۔ایک تو یہی روزہ جو ہم لوگوں کا ہوتا ہے کہ طلوعِ صبح صادق سے لے کر اور غروبِ آفتاب تک نہ کھانا، نہ پینا اِن چیزوں سے بچنے کا نام ہے روزہ۔اور ایک روزہ خاص لوگوں کا ہوتا ہے کہ دِل بھی میرے دوستو، دِل کا بھی روزہ ہوتا ہے کہ دل میں بھی کوئی بات نہ آنے پائے۔

اور ایک اُن لوگوں کا روزہ کہ جسم بھی اِن چیزوں سے پاک رہے اور روح بھی اِن چیزوں سے پاک رہے۔بہرحال ہم جس اسٹیج پر ہیں اُس کی بات کرتے ہیں کہ یہ جو روزہ ہمارے اوپر فرض کیا گیا اِس میں یہی ہے کہ طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے سے رک جانا، پینے سے رک جانا وہ کام جو رات کے وقت میں بھی جائز ہیں اُن کاموں سے بھی رُک جانا۔اِس سے اندازہ کیجئے کہ جب اِن اوقات میں جو پہلے جائز کام تھے اُن سے بھی شریعت روک دیتی ہے کہ رُک جاؤ! مت کھاؤ، مت پیو۔تو جو کام ناجائز ہیں اُن سے تو زیادہ رکنا چاہئے۔تو روزہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ یہ نعمت ہے تمام مسلمانوں کو ملی ہے لیکن اِس کی حفاظت آسان نہیں۔روزے کی حفاظت کے لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ انسان اپنی آنکھ

پر کنٹرول کرے، اپنی زبان پر کنٹرول کرے، اپنے خیالات پر کنٹرول کرے، اپنی سوسائٹی پر کنٹرول کرے یعنی اُن تمام چیزوں سے بچنا نہایت ضروری ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے حبیب ﷺ نے منع فرمایا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! وہ کتنا خوش نصیب مسلمان ہے کہ قیامت کے دن یہ رمضان بھی اُس کی شفاعت کرے گا اور سفارش کرے گا اور قرآن بھی اُس کی شفاعت کرے گا اور سفارش کرے گا۔ اِس لئے اِن دونوں چیزوں کے اوپر ہمارا ایمان بھی ہونا چاہئے اور عمل بھی ہونا چاہئے۔ عزیزو اور دوستو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمادی اور اِس ٹریننگ سنٹر میں ہم داخل ہو گئے۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے اور دیکھنا ہے کہ شریعت ہمیں کن کن کاموں سے اور چیزوں سے روکتی ہے۔

دیکھ لیجئے کہ کھانا بالکل جائز ہے ناجائز نہیں لیکن چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے کہ رمضان المبارک کے دنوں میں کھانا مت کھاؤ اِس لئے ہم رک گئے۔ پانی پینا جائز ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ رمضان کے دنوں میں پانی مت پیؤ اِس لئے ہم رک گئے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی ڈیوٹی، ایک مسلمان کا فرض یہ ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم جب سامنے آجائے تو وہ اپنے سر کو جھکالے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ جب تک ہمارے اندر پیدا نہ ہوگا اُس وقت تک میرے دوستو ہم سچے اور پکے مسلمان نہیں ہو سکتے۔

رمضان المبارک ہمیں اِس بات کی تعلیم دیتا ہے، وہ ہمیں بتاتا ہے کہ بھوک

اور پیاس کی شدت کو برداشت کروتا کہ تمہیں معلوم ہو کہ بھوک اور پیاس بھی کوئی چیز ہے۔رمضان ہمیں بتاتا ہے کہ خدانخواستہ تمہارے اوپر کوئی مصیبت آجائے ،کوئی پریشانی آجائے تو تمہارے اندر یہ صلاحیت ہونی چاہئے کہ تمہیں اگر کچھ دیر کھانا نہ ملے، کچھ دیر اگر پانی نہ ملے تو تم نہ کچھ کھا کرکے اور نہ پی کر کے پھر بھی تم اپنے کام کو کر سکو۔

اسی طریقے سے میرے دوستو رمضان ہمیں اِس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے، ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ والے کھانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے، جو کچھ اللہ نے دے دیا اُس پر شکر ہے اور ہمیشہ اُن کی توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی طرف ہوتی ہے۔اِس لئے میرے دوستو جو کھانا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی خاطر کھایا جائے اُس کھانے میں برکت ہے۔اور وہ کھانا جس میں رضا نہ ہو اُس کو چھوڑ دیا جائے اِس کے اندر بھی برکت ہے۔رمضان میرے دوستو ہمیں اسی بات کی ٹریننگ دیتا ہے اور یہی ہمیں سمجھاتا ہے کہ تم کس طرح سے اپنی زندگی کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا جذبہ تم کیسے پیدا کرسکتے ہو۔

خوب یاد رکھیئے کہ رمضان کے علاوہ عبادت کی جو دوسری قسمیں اُن کے اندر اطاعت کا جذبہ ہوتا ہے مگر اِس کے اندر عشق کا جذبہ ہوتا ہے۔عشق اور محبت کا جذبہ ہوتا ہے کہ محبوب نے جو کچھ فرما دیا بہت اچھا۔رب نے کہا رات کو کھاؤ بہت اچھا،رب نے کہا دن میں مت کھاؤ بہت اچھا۔جو کچھ رب نے فرمایا اُس پر میرے دوستو مسلمان کا عمل ہونا چاہیئے۔اور نہ کھانا اور نہ پینا یہ تو اللہ والوں کا طریقہ رہا کہ اِن

چیزوں کی طرف وہ بہت توجہ کرتے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس فلسفے کو بڑے آسان انداز میں بیان فرمایا، فرماتے ہیں کہ

عاشقان راشش نشان است اے پسر
آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

مولانا فرماتے ہیں کہ عاشقوں کی چھ علامتیں ہوتی ہیں اُن میں سے تین یہ ہیں کہ ''آہِ سرد'' سرد آہ یعنی ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرنی اللہ اور اُس کے رسول کی یاد میں، رنگ اُن کا زرد ہو خدا کے خوف میں اور آنکھیں تر ہوں، آنکھوں میں آنسو ہوں یہ اللہ والوں کی علامتیں ہوتی ہیں۔

اگر تم سے پوچھیں کہ وہ تین علامتیں اور کیا ہیں؟ مولانا فرماتے ہیں کہ کم کھانا اور کم بولنا اور سونا یہ چیزیں اللہ والوں کے اوپر حرام ہوتی ہیں وہ سوتے نہیں بلکہ اللہ اللہ کرتے ہیں۔ بتانا یہ ہے کہ روزے کے اندر کچھ نہ کچھ یہ چیزیں پائی جاتی ہیں کہ جو آدمی روزہ دار ہوگا وہ اللہ کو یاد کرے گا۔ ٹھنڈی آہ بھی نکلے بھی خدا کی یاد میں اُس کا رنگ زرد بھی ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں اُس کی آنکھوں میں آنسو بھی ہوں گے۔ اور کم کھانا بھی ہوگا، کم سونا بھی ہوگا اور کم بولنا بھی ہوگا۔

یہ چھ باتیں جو اللہ والوں کی علامتیں ہیں اِن چھ باتوں پر رمضان شریف میں اچھی طرح عمل ہوتا ہے۔

الہ العالمین! ہم سب کو اِن چھ باتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرما اور سِ

ٹریننگ کے مہینے میں جو تو نے ہمیں توفیق دی ہے گناہوں سے بچنے کی تو آئندہ بھی ہم گناہوں سے بچیں۔آمین

میرے دوستو! گناہوں سے بچنا تو ہر وقت کا ہے۔رمضان میں بھی گناہوں سے بچنا چاہئے اور رمضان کے علاوہ بھی گناہوں سے بچنا چاہئے ۔ جو کام رمضان سے پہلے یعنی گناہوں کے کام نا جائز ہیں وہ رمضان میں زیادہ نا جائز اور رمضان کے علاوہ بھی نا جائز ہی ہوں گے۔تو اِس لئے میرے دوستو ہمیں چاہئے کہ رمضانِ مقدس کی آمد سے پورا پورا فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنی روح کو اور اپنے جسم کو دونوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی کے مطابق تیار کرلیں۔ **وما علینا الاالبلغ المبین**

# ان کے دربارِ اقدس میں ہم آگئے

ان کے دربارِ اقدس میں ہم آگئے
دونوں عالم کا مقصود ہم پا گئے

چھوڑ احباب جب مجھ کو تنہا گئے
والی امت کے ایسے میں خود آ گئے

ہم کو ڈھونڈا کریں ہاتھ آتے نہیں
کالی کملی میں آقا کی ہم آ گئے

نزع ہو قبر ہو پل ہو میزان ہو
جب کہا یا محمد ﷺ وہیں آ گئے

نام آقا کا ہر بار لیتا گیا
قبر میں مجھ سے پوچھ وہ کیا کیا گئے

زندگی کے تقاضوں کو کیا دیکھتے
ہم نے مانا وہی جو تم فرما گئے

جشن میلاد آقا نہ پوچھ ہم نشین
دھوم دونوں جہاں میں ہے وہ آ گئے

معصیت ڈھل گئی رب کو پیار آ گیا
چند آنسو ندامت کے کام آ گئے

عظمت ارفع رأسک کا کیا پوچھنا
ساری امت وہ سجدے میں بخشا گئے

خوش ہو خوشتر اگرچہ تو بدتر سہی
بد ہیں وہ میرے ارشاد فرما گئے


بااہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی



TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com